

تفصیل خریداران	ماہوار پیشگی	ماہوار مابعد	ششماہی پیشگی	ششماہی مابعد	سالانہ پیشگی	سالانہ مابعد
عام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	لعہ	لعہ	لعہ
رؤسا و امرا	[illegible]	[illegible]	عہ	عہ	عہ	عہ
سرکار و والیان ملک	[illegible]	[illegible]	عہ	عہ	عہ	عہ

چاند کیا اب نہ کہیں طالب روئے جاناں دیکھکر
صبح کو کیا فائدہ شمع شبستاں دیکھکر

انتیس روزے تو آنکھ بند کر کے جیسے تیسے رکھ لیے تیسویں دن آدھی رات بھی ہونے پائی تھی کہ نیند بے اختیار اوچٹ گئی۔ چاند کا ولولہ پیدا ہوا۔ دوپہر ڈھلتے ہی میں تڑاقے کی دھوپ میں گئے آنکھیں پہاڑ پہاڑ کر گھورنے۔ اللہ رے جذبۂ شوق شہر کا شہر محو نظارہ۔ کوئی دوربین لگائے تک رہا ہے۔ کوئی نوجوان گبرو شرارت سائی ٹڈر کو نہ نظر آ پہنچے دیے سہر گرم جستجو ہیں۔ کوئی آنکھ دبا کے آسمان کی سیدھ بجھر رہا ہے۔ کوئی یا چشمہ اپنی آنکھ سے زور لگا رہا ہے۔ کوئی سر اوٹھائے۔ دانت نکالے آسمان کو پھاڑے کھاتا ہے۔ کوئی کنوئیں جھانکتا ہے کوئی تالاب میں دام نظر پھیلائے ہے۔ جیسے دیکھیے سر بلند فلک سے باتیں کر رہا ہے۔ عرش پر دماغ ہے۔ گویا دنیا سے منہ موڑ لیا ہے۔ کہیں بالاخانوں پر صدہا آدمی منتظر کھڑے ہیں۔ کوئی مسجد کے مینار پر بیٹھا ہے۔ کوئی شاہراہ پر آنکھ ڈٹائے کھڑا ہے۔ ایک نوشہ کہیں سے بول اوٹھے۔

آنے وہ تھا۔ اے وہ تھا۔ چاند وہ تھا۔ ذرا دیکھا ارے دیکھا چاند دیکھا) ادہر دور شروق سے ایک ایک لمحہ سال و ماہ ہو رہا تھا۔ مگر میاں ابر نے کسی کی دال نہ گلنے دی۔ تیس کو چاند نظر آتا صاحب باحال زار و نزار پشت خم کیے ہوئے دکھائی دیے۔ نظر آتا تھا کہ مبارک سلامت کا غل مچ گیا۔ خوشی کے نعرے بلند ہوئے۔ لوگ شادان و فرحان اپنے اپنے گھر چلے۔ اور بہت آنکھیں ملتے سر کھجاتے۔ ازار سر کاتے کہیں نواب غفلت الدولہ بہادر آنکلے دو چار ملاقاتیوں سے راہ میں جو مٹ بھیڑ ہو گئی تو پوچھا۔ کیوں حضرت چاند دیکھا۔ یہ کہنا تھا کہ دیکھنا صاحب اونھیں سے متعجب ہو کر بول اوٹھے۔ آئیں نواب صاحب کیا حضور نے زیارت نہیں کی۔

نواب صاحب۔ بھئی میرا حال کیا پوچھتے ہو۔ مجھے صبح شام ہونے معلوم نہیں ہوتی آپ جانتے ہیں کہ سوتی بہار سے بندے کی طبیعت اوڑی ہے۔ اوس کا قرار زنہار دین و ایمان کے فراق میں حرمت بر کو غلط انجان ہوں۔ ہوش و خرد و صبر و قرار ایک بھی تجا نہیں۔ اور اصل یہ ہے کہ آج دوپہر سے کواڑ بند کر کے جو لیٹا تو خوب خرانٹے بھرے۔ اسوقت جاگے کہیں آنکھ کھلی ہے۔

دوسرا۔ حضور روزے سے نہیں ہیں۔ جی نہیں۔ پہلی تاریخ سے آج تک کتنے روزے رکھ رکھ کے توڑ ڈالے۔ امروز فردا میں رمضان کا مہینا گذر گیا اور سب سے قوی وجہ یہ ہے کہ اپنی عادت کبھی بھوکے رہنے کی نہیں۔ جبتک دن میں چند چند دفعہ کھا نہیں آسودگی نہیں ہوتی۔ دوسرے یہ کہ پچھلے کو سب لوگ کچھ کچھ کھاتے ہیں لیکن بندہ پچھلے کو اگر پانی بھی پی لے تو ہضم نہیں ہوتا۔ دن میں جب تک اور یار جسکو کھانا نہ ملے وہ بھوکا رہے۔ یہاں تو خدا کی عنایت سے نعمتوں کا انبار لگا ہوا ہے۔ یار لوگوں کو تو سارا زمانہ جانتا ہے کہ رند مشرب ہیں۔ جہاں کسی پری پیکر دلفریب جادو نظر کو دیکھا۔ آپ دوانہ ہو ہو گیا۔

دیکھتے اوس ماہ کے بے آب انہو گیا
روزہ رکھتے ہیں ہلال ماہ رمضان دیکھکر

واللہ کیا کہنا ہے۔ حضور بھی مزے کے آدمی ہیں۔

تیسرا۔ حضور کہاں تشریف لیے جاتے ہیں۔

نواب۔ کہیں نہیں۔ مہاجن نے کچھ روپیے دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اوسی کے گھر جاتا ہوں۔ کل عید ہے یار دوست کے گھر حصے بھیجنا ہونگے۔ پچیس تیس روپیے ہوں جب جا کے اصل خیر سے کہیں باہر کا کام چلے۔ آپ جانتے ہیں کہ شہر میں کون سی ایسی طوائف ہے جس سے ہم سے ملاقات نہیں۔ پھر سال بھر کا اولمنا اپنے سر کون لے گا۔

بیج ہے ۶ ہر کس نجیال خویش خبطے دارد۔

بنارسی پنچ

بنارس

عیش و غم نے لگایا لہرہ ہے
کبھی عشرہ کبھی دسہرہ ہے

لیجیے حضرت۔ عید دیجیے چاند مبارک۔ ہائیں! یہ کلام تناقض کیسا۔ مسلمانوں کی بات نہیں گئی۔ شاید حلوے کی چکناہٹ سے زبان پھسل گئی۔ عید بیچ چاند مبارک کہیں ہو تو۔ یہ تو عجیب مہمل بات ہے۔ کیا حضور والا نہیں واقف کہ بہر حرمت حمال کو مسد فروغ نہیں ہے کہ بعد عید کے ہوتا ہے چاند خالی کا دیکھیے دیکھیے ذرا سوچ سمجھ کے لب کو ہلیے۔ دریا فکر میں دو چار غوطے لگا لیجیے۔ دماغ میں طراوت آجائے ایسا نہو کہیں اس قیل و قال سے کہیں آپ قائل ہوں۔ آپ کو خبر ہی نہیں یہاں چاند چڑھتے ہی راجہ صاحب والا مناقب دام اقبالہ و دبدبہ جی مہاراج کے جلوس کی شادی سارے عالم میں پھیل گئی۔ اور جو حضرت رمضان شریف صاحب تشریف فرما ہو ہے۔ اور جو وہ ترکے ذبح سے کی طرح ذوچی آ ہو چکے ہندو اور مسلمان کے اس اتفاق کے قربان جائیے کیوں نہو۔ مسلمان اگر فیض و برکت سے مشرف ہوئے تو ہندو کیسے محروم رہیں۔ آج کل پانچ کوس بنارس میں جدہر دیکھیے ہنگامہ نشاط و شادمانی ہے۔ ہر سمت بہجت اور مسرت کی ارزانی ہے۔ سرکاری دفاتر سب کے سب بند۔ ہر یگانہ بیگانہ دور و نزدیک سے آکر اپنے عیال و اطفال میں خورسند ہے۔ بنگالی ٹولہ میں درگا پوجا کا اہتمام عیش و عشرت کا سرانجام۔ کالی جی کی آرائش۔ اسباب جلوس کی زیبائش۔ محفل رقص و سرود کی تیاری۔ داد و دہش کی گرم بازاری۔ مندروں میں خلق اللہ کا اژدہام۔ پوجا پاٹ کا حسن عقیدت سے انصرام۔ ذرا بھی جسکو فرصت طالع کا دور آیا۔ جھٹ درگا جی میں پاٹ بٹھایا۔ برہمنوں کے وارے نیارے۔ ہوم۔ جاپ۔ شاپ۔ کر کے مال مار لیا۔ دکانات کی نفاست۔ بچی سنداس کہیں سندلس دیکھیے (بنگلہ زبان میں ایک قسم کی مٹھائی کو کہتے ہیں) سندیس کی حلاوت۔ رام لیلا کا مقامات معتبر پر ہونا۔ ایک عالم کا اوسکے لیے جی کھونا۔ جسے دیکھیے اوسیمیں مصروف۔ ایک ایک بہ ہزار صفت موصوف کوئی سارے بدن میں کالک لگا تیل مٹے ہاتھ میں سرخی پوتنے کا تلک لگائے۔ ہاتھ میں سیاہ ترچھی کوا لاٹھی سی میں باندھے۔ بچے کہنا رام ہی کی جے

منشیا رام باپالی - گستا اور گھر بنا پڑتا ہے - کوئی ہمارے جسم میں مہابیری پر سنے لال سیدور کا بنا ہوا ایک بالشت نشان لگاتے - جڑواتے میں کپڑا باندہ منہ میں حقیقہ پیے کالی بنا پڑتا ہے - کوئی رام ستی لگائے وادی جو گی بنتا ہے - ما لا پہنے فقیرون کا بھیس لیئے ہے - کوئی دم کی طرف سنا کرکے گدہے پر سوار کا نقل بھی کرتی دیتا ہے - غرضکہ جا رہے اس چھوٹے سے شہر کو بھی آفت کا پر کالا ہی سمجھئے گا - خاص شہر میں یہان دس اور بارہ رام لیلا ہوتی ہیں - انمین سب سے قدیم ... ... اس نام سے اس لقب کے مدد تھی) والی ہو جو ہر گرو شہ پر ہوتی ہے - اور ایک ال گی بنتے - اسی رام لیلا میں ایک دفعہ ایک تماشا بن جنگ میں ہے ہوا اسکے کہ مسل ہنومان جو تھے وہ سمندر پہاڑ کر لنکا گئے تھے - بہ نقلی ہنومان جی بھلا بڑتا ہی پہاڑ جا میں تو جا میں - انکا یہ کہنا تھا کہ ہنومان جی مہاراج ہوش میں آ ہی تو گئے - ایک حسیبت ہو ہاری جو ندی سکے رہیار آتی ہے - اور مستی میں آسکے دنیا بھی چھوڑ دی - گویا عادت سی کہ پہاڑ گئے) اور ہر جا رہے بڑا دیر مرش مرش کرگے - اور صاحب بیلا ورنے سو روپیہ سالانہ سرکار سے مقرر کرا دیا - اور دسہرے میں تو بس آپ رام کا نام ہی سمجھیے - بے سر و سامان کسیطرح شہر ... ... ہیں - ہمارے شہر کے دو لتمندون سے بھلا یک ممکن ہے کہ کچھ سہارا لگا سکے ڈوبتی ہوئی کشتیون کو سنبھالین - تین برس بعد مہاراجہ صاحب منیا گرام کی رام لیلا بھی اس سال ہو رہی ہے - اگرچہ وہ اگلی رونق نہیں - مگر کارندون کے اہتمام اور مہاراجہ صاحب کی عدم موجودگی میں یہ بھی غنیمت ہے - سمجھیے - ساری تو تاریخ آپ کو گھر بیٹھے بڑا دی - آپ واللہ سچ کہتا ہوں - سارے بدن گھٹ گئے مجھے دال منقل کے نمک لگے میں جانا ہے نہیں تو اور کچھ سمع خراشی کرتا - چلتے چلتے ایکبار بولو رجا رامچندر کی جے -

عیدی

ایک دیہاتی مولوی صاحب نے لالہ سگناتھ سے (اکتوبر کو بتقریب دسہرہ عیدی دی - بندہ درگاہ نے بھی اسے دیکہ لیا - نقل ہے کہ آپ کی خدمت میں ارسال ہے -

دوہڑا

دسہرہ آمدہ ایام شادی
مقابل گشت راون رام و لچھمن
ز لاوا ہیرو ہی چوڑا او پوری
بیئے کہانے مین طفلان تمام رن

بنارس پنچ

بقیہ مضمون

گرگہا مین گا گلون سے پرہیز

(روز جمعہ شب کو میان بی بی کہانا کہا رہے ہین)

میان - کیون بی مغلانی صاحب - مین نے کہلا اون بچون کو بھی کہانا او نا کہلا دیا - یا وہی شام کی روکھی روٹی پر ٹالا -

مغلانی - اسے حضور دیا نجانے گا تو کیا ہونہین - کل ان بات یہ ہے کہ ہم بلا حضور کے خاصہ تو کس کے مجال ہے کہ دے سکتے ہین - اور دوسری بات یہ بھی تو ہے کہ جسطرح وہ خاص بنتے ہین - اوسیطرح خاص سرکاری اور تن بھی تو اونکو ملنا چاہیے - تب تو جا کے کہلا ئی - بلا کی سوارت ہو گی - نامراد و ہنر ہونی چڑھے گی -

بی بی - بس بی مغلانی - بات بڑھانا کوئی تم سے سیکھ جائے - اور مجھے بھی عادت تمہاری زہر معلوم ہوتی ہے -

مغلانی حضور بے ادبانہ معاف - جبتک زبان ہے مین کیون نہ اپنی سرکار سے بات کرون -

میان - خیر اب یہ باتین تو جانے دو - سے اب ادب سے سنو - اور بیگم تم بھی ذرا خیال رکھنا -
اگرچہ ہم جانتے ہین کہ جو باتین ہم اسوقت سمجھائینگے وہ تو ویسی بہت خود تمکو معلوم ہین - اور تم لوگ خود اوسکا خیال رکھوگے - مگر تاہم ہمکو انسانیت - آدمیت اور شرعاً عرفاً اپنی طرف سے گوش گذار کر دینا ضرور ہے کیونکہ ایک تو تم لوگ ناقص العقل - دوسرے یہ بھی -

بی بی - صحیح کیون نہین - کتابی بات مین کیا کلام -

میان - دوسرے آخر انسان ہو - ممکن ہے کسیوقت غور مین تمہے مین تجیض ہین - کوئی بات خلاف حکم خدا و رسول شاید سرزد ہو جائے - تو ان باتون کا کان مین - بتا اچھا ہے -
یہ تو تم جانتی ہو کہ آج جو - دو نیچے فاقون کے مارے ننگے - بہوکے - اکیلی ڈوہی چیز اور آسے ہین انکو بھی خدا نے اوسی ترکیب اوسی قطع - اوسی اندازہ سے مخلوق کیا ہے - جس طرح ہم سب لوگ ہین جو خدا نے آنکہ - ناک - ہمکو دیا ہے - وہی انکو جسطرح ہم پیدا ہوے اوسی طرح یہ جو جان ہماری ہے وہی انکی اگر دہیان کیا جائے تو ہمارے انکے کوئی فرق نہین -

مغلانی - ایسے ایسے دو نل ہزار حضور پر سے تصدق - اتوار صدقے کرون -

میان - الغرض جب خدا کے ہم بندے اوسی کے یہ صرف فرق اتنا ہے کہ ہم امیر کے گھر ہوے - اور اپنی روٹی دال سے خوش ہین - اور وہ بیچارے غریب کے یہان ہوے جو اس گرانی اور قحط مین مر گئے - لاوارث ہو گئے کہین کہانے پانی کا ٹھکانا نہ رہا - فاقون سے مرنے لگے مصیبت و افلاس - کشان کشان - ہمارے یہان اس مصیبت سے لایا - اب اونکی پرورش اور پرداخت عالم اسباب مین کسیقدر ہمارے ارادے اور اختیار مین ہے - اب ہر قسم کی آرام اور تکلیف کا ثواب عذاب ہماری گردن پر آیا -

بی بی - لے اب یہان تو نصیحت نامہ چھڑ گیا - کہانا زیادہ ہو - انشدہ ہو جیئے -

میان - اچھا مین تو کہا چکا - زیادہ ہو نہ -
آن تو سنیئے - اب ہم کو لازم یہ ہے کہ اپنی آرام آسائش - کہانے پینے سے پہلے انکی ہر قسم کی باتون کا لحاظ رکھین - اور اگر کسیطرح کی غفلت کرینگے تو عند اللہ و عند الرسول مجرم و خاطی قرار پائینگے - غور کرنے کی بات ہے کہ جب ہم مین اور انمین ازروے خلقت و پیدائش کے کسی قسم کا کوئی فرق نہین - دیکھو اس امر کا کیا اختیار ہے کہ ہم اون لوگون پر جو کسی نہ کسی طرح ہم سے ضعیف ہین - ناچار ہین - محتاج ہین - ایسی حکومت کرین کہ جو اونکی اصلی آزادی پر اثر کرے - مردانگی اور اصلی نیکی سکے -

سنتے ہیں کہ جو ہم سے ضعیف تر ہیں۔ اونکی ہم دستگیری کریں۔ اونکو مدد دیں۔ نہ کہ زبردستی سے اون سے اپنی خدمت لیں۔ اونکی زمام آرام آسایش۔ خوشی و مسرت۔ بالکل اپنے ہاتھ مین رکھیں۔ اگرچہ نوکری مین بھی لوگون کا اختلاف ہے مگر مجبوراً وہان تک مضائقہ نہین۔ کہ اپنے کام اپنی خدمت کو جن لوگون کو مقرر کریں اونکا معاوضہ حسب قرارداد و رضاے فریقین ادا کریں۔ اوسمین اسقدر تو آزادی ہے کہ جب نوکر کو منظور ہوگا ترک ملازمت کرے گا۔

بی بی۔ یا اللہ۔ آج مشکوٰۃ کا سارا آموختہ یہین ختم ہوگا۔ سے گلوری لو۔ حقہ ستیاناس ہو رہا ہے مفت مین جلا جاتا ہے۔

میان۔ ذرا آپ بھی دم کہا لیجئے۔

بی بی۔ جی ہان باتونکا یہان کوئی ضامن نہین۔

مغلانی۔ ہان حضور۔

میان۔ برخلاف لونڈی غلام کے کہ اونکے ساتھ اگرچہ انتہائی بدسلوکی و مظالم کریں وہ بیچارے سب سہتے ہین۔ بشرطیکہ کوئی نیک نکلا۔ اور اگر خدا نہ کرے کسی کو کوئی شریر بدذات سے معاملہ پڑا تو وہ بھی ہر چھٹی کا دودھ یاد کرا دیتا ہے۔ وہ جانتا ہے تا کہ مرین گے اور یہین رہین گے۔ لاؤ جہان تک ہوسکے خوب تماشا کر بخار نکالین۔

مغلانی۔ ہان حضور یہ تو سچ ہے لونڈی غلام رکھنے کو پتھر کا کلیجہ چاہیے۔

میان۔ نہین نہین۔ حقیقت مین ایسے لوگونکی [illegible] آخر کچھ تو اپنا کیا آگے آوے۔ ہم روز سنتے ہین کہ آج فلانے کی لونڈی چورون سے گٹھ گئی۔ اور سارا گہر موس لیا گیا۔ آج اس غلام نے اپنے میان کو چھری ماری۔ کل اوسنے سنکھیا دی۔ بہرہ کیا ہے۔ بیسیون اونکے مالکون سے ہوئے ہین۔ جیسا کرتے ہین ویسا پاتے ہین۔ اور جو کہین مالک ظالم خونخوار چنگیز خان کا نشہ دار مل گیا تو پھر روز ہی تبرات ہاتھ باندھے موجود۔ اوٹھے دن ذرا ذرا سی بات پر جوتی لات۔ گھونسا۔ حاضر۔ اور گدہا۔ سور۔ پاجی۔ وغیرہ تو تکیہ کلام ہے۔ آج کیا ہے۔ صاحب لڈوون کا چورا کھا لیا تھا اس بیچارے اوسکے ننگے ہین۔ آج کہا ہے۔ سرکاری نل سر مین ڈال دیا تہا چائین پڑ رہی ہین۔ کہانے پینے کی یہ کیفیت کہ آپ تو قلیہ۔ قورمہ۔ پلاؤ۔ زہر مار کرتے ہین۔ اونکو رہی روٹی دال۔ کپڑا ہم نو [illegible] جامدانی۔ گرنٹ۔ اطلس۔ جالی۔ مجاے پہرتے ہین اونکو وہی گزی گاڑہا نصیب۔ انہین باتون کا لحاظ کرکے ہماری سرکار انگلشیہ نے غلامی کو صفحہ دہر سے مثل حرف غلط حک کر دیا۔ اور انسان کی بیع و شرا کا سلسلہ موقوف کر دی۔ اب جو لوگون کے لونڈی غلام نظر آتے ہین وہ یا تو اسی قسم کے ہوتے ہین جیسے کہ یہ دو ہمارے آئے ہین۔ اب جس طرح ہوگا چاہے یہان پرورش پائین گے۔ رہین گے۔ اگر ہم ظلم اور ستم بھی اونپر کرینگے یہ ہماری سب سہین گے۔ کیونکہ اول تو انکے دل مین ہماری ہیبت اسقدر ہوگی کہ جانے کا حرف اس خوف سے زبان پر نہ لاسکین گے کہ ہمین خفا نہو جائین کہ پہر اور بھی ظلم کا دریا بانسون چڑہے دوسرے یہ بھی خیال ہے کہ جائین کہان جہان جائین گے وہی چکیا روٹی۔ نوکری مین ہر وقت تو دہری رہتی نہین کہ جو چاہے اوسکو ملجاے۔ اور دوسری قسم کے وہ ہین جو اکثر لوگ بے خبر سے خرید لاتے ہین۔ یا اگر کسی ہندوستانی ریاست خصوص حیدرآباد مین ہوے۔ وہان خریدے گئے۔

بی بی۔ کیون کیا وہان سرکار کو اتنا اختیار نہین ہے کہ غلامی کو موقوف کرا دے۔

میان۔ ہے کیون نہین۔ مگر چھپے چوری کو کیا کیا جاوے۔ خیر اس بحث کو اور وقت پر اوٹھا رکھو۔ غرضکہ اگر غلام رکھے تو عرب والون کی طرح۔ کہ اونکا کہانا۔ پینا۔ کپڑا۔ لتا سب اپنے برابر ہو وہ تو یہان خیر صلاح ہے۔ مسلمان اسیر ہوتے تہے کہ ہمارے مذہب مین روا ہے۔ اسلئے پہلے سے شقت غلامی کے جواز کے وقت سب روا ہے۔ اونکی خبر لینا۔ اونکی پرورش و پرداخت کرنا کچھ نہین۔ مین سچ کہتا ہون جہان مسلمانون کی قوم کی بربادی تباہی۔ فلاکت۔ نکبت کے اور بہت سے وجوہ ہین اونمین سے بڑا قوی باعث یہی کم بختی ہے جس سے خدا اور رسول دونون ناراض ہوتے ہین۔ ہان تو غرض میری یہ ہے کہ یہی جو دو بندگان خدا کی پرورش تمہارے سپرد ہے تو تم ہر بات کا لحاظ رکہنا کسی قسم کی تکلیف نہونے پاے۔ ورنہ کام خدمت تو گنگی بہی ہین۔ یہان بفضلہ تعالی اللہ۔ مفت خدا گنہگار ہونے کی ضرورت نہین۔ اور افعال کیا کم ہین جو یہ عذاب اپنے سر خرید کریں۔ اور ہمین تو منظور ہے کہ کوئی امر زیادتی اور لاپروائی کا ایسا ہوا کہ اون بیچارون کے دل پر صدمہ پہونچا۔ فوراً اونکو رخصت کر دونگا۔

بی بی۔ یا اللہ۔ اب قال اللہ۔ قال الرسول ہونے لگا کہین جب گزر بہی چکے۔ بی مغلانی جا صاحب اونکو کہنا دو۔ آج سب کی آنتین تمکو کوستی ہونگی۔

میان۔ بی مغلانی ذرا دیکہیے تو دونون جاگتے ہین۔

مغلانی۔ اری سیوتی۔ سیوتی۔ او سیوتی۔ اری کیا کیا دہی سے مر گئی۔

سیوتی۔ آئی۔ آئی۔ بی مغلانی صاحب آئی۔

مغلانی۔ ذری دیکہہ تو وہ دونون سوگئے۔

(سیوتی گئی اور اوسنے رجنیا کو جاگتا اور خدا بخش کو سوتا پایا)

سیوتی۔ جی لڑکی جاگتی ہے۔

میان۔ اچہا اوسکو یہان بلاؤ۔ وہ ہوشیار بھی ہے

سیوتی۔ اے لڑکی۔ اے لڑکی۔ ذری ادہر آ۔ حضور نے یاد کیا ہے۔

میان۔ (رجنیا سے) یہان بیٹہ جاؤ۔ سنو بی تم ہوشیار ہو۔ سمجھدار ہو۔ کس کی ہو۔ کچہہ بچا نہین ہو۔ اچہی طرح سن لو۔ یعنی تم ہماری لونڈی نہین۔ تم روٹی کپڑے پر ہمارے یہان ہو۔ جتنے دن تک تمہارا جی چاہے یہان رہو۔ جب تکلیف ہو ہمکو خبر کرو ہم بہی خوشی تمکو رخصت کر دین۔

ر۔ جی مین تو لونڈی ہون۔ سوا آپ کے میرا کون ہے

بی بی۔ (بی مغلانی سے آنکھ مار کر) چلو ڈرا [illegible] چہاڑ ولا۔

میان۔ نہین نہین یہ کوئی زبردستی نہین۔



کاش کو کب یہ سلیقہ تھا جفا کاری میں
کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

"در اصل ہمارا معاملہ کچھ کابل کے ساتھ نہیں ہے بلکہ روس کے ساتھ ہے"

تاریخ ۲۳ ستمبر ۱۸۷۸ء

"It is Russia, not Cabul, with whom we are really dealing."

Teleg. 23rd Sep. 78.

بی بی - اچھا صاحب اب سب قول و قرار ہو چکا اب رخصت ہوں - مے جا لڑکی کھانا دانا کھا -

بی مغلانی اسکو جاکر کھانا دیجیے - اور وہ جو طوطو کی کوٹھری ہے اوسمین دو نون کو سونے کو کہہ دیجیے -

(میان سے) اسے اور تو جو کچھ تمنے کہا سب ٹھیک کہا - اگرچہ وہ بھی بے سود تھا - اس سے زیادہ مجھے معلوم ہے - مگر خیر - لیکن اس لڑکی کو بلا کر کھانا پکانا سیکھنا تھا - یہ لوگ کیسے - ذرا سے منہ لگانے پر خدا جانے کیا کا کیا سمجھنے لگتے ہین - دیکھو ابھی سے بیوقوفی کو جب سے سکینہ کو کبھی کبھی گود مین لینے لگی ہے اپنے تئین کو خدا جانے کیا کچھ سمجھتی ہے -

مغلانی - ہان ہان - بلایا تو حضور نے بے ہی تو

میان - کیا خوب - صاحب ہم صاف آدمی خدا کو جان دینی - ہم سے نہین ضبط ہو سکتا -

بی بی - بہت خاصے - وجہ تو معقول ہے

باقی آیندہ

محضر جو مرے قتل کا پنہان ہے بغل مین
قاضی بھی بلائے ہوئے یہان ہے بغل مین

جناب شیخ بیت پناہ قاضی القضاۃ مولانا او دو پیچ بہا ایک استفتا رنئے ڈھنگ نئے رنگ نئے فتاوے نئی فقہ کا آج کل بندہ درگاہ کی نظر سے گذرا ہے اگر ارشاد ہو تو نظر افزا ستادگان سرا پردہ حضوری سے گذرانون - اچھا خاطر ہے -

استفتا

چہ مے فرمائند علمائے یورپ - و مفتیان پابند حکمت عملی - کہ ایک جانور موٹا تازہ - چالاک چوبند - حسین - خوبصورت - شوخ طناز - زور آور - تنومند - گوشتہ مرغن کی ایسی کیون نہو جس کی حلت - حرمت - پر کسیکو علم نہین - اور یہ بھی نہین معلوم کہ مملوک ہے یا مالک - حر ہے - یا عبد - وحشی ہے یا مانوس - کسی شکاری کی گولی سے زخمی ہو کر ایک دوسری جماعت مہذب مین پناہ جس ہے امید مرہم پٹی کی ہو - عام اس سے کہ وہ جماعت آشنا ہو یا غیر آشنا - آیا وہ جماعت آیسی حالتمین اس جانور کے عضو مجروح کو کہ نعمت غیر مترقبہ اور عطیہ

خدا ہے اپنے دور شراب عافیت کا گزک بنا سکے اور بکنے بوٹیان اوڑا سکے - یا کیا - بینوا و توجروا

راقم مستفسر

میرے ستانے کا م اس سے اک جہان کو
جو مین نہون تو نہو گردش آسمان کے لیے

جواب فقہائے کانگریس برلن

در حالیکہ اوس صید نیم زخمی کی حلت حرمت پر قطعی وثوق نہین - اور اوسکا موٹا تازہ پن بھی منہ مین پانی بھر لانے کو آمادہ ہے اور بالحاظ ہیئت مجموعی اوسکی چھچھوریون سے ایک عام فائدہ جمہوری متصور ہے - اور یہ بھی ظاہر ہے کہ تھوڑی ہی تکلیف کے بعد اوسکا حالیہ درد وجود اوسکو بے چین اور تڑپا تڑپا کر ذوا ذبح ہو سکتا ہے - یعنی قصہ ہی مٹتا ہے - تو بید ہڑک اوسپر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنا چاہیے - بقول سعدی راست باید گفت - مگر ذری سا پانی آخر وقت مین پلا دین - اور چھری بھی تیز ہو -

وہ سخت جان ہون کہین کرکری نہو لے ترک
چلائے سنگ ندی باڑھ در دری ہو جائے

یا یون کہیے -

گیرم کہ وقت ذبح نہیدن گناہ من
دانستہ دشنہ تیز نکردن گناہ کیست

کما فی الفتاوے خود غرضی و حکمت عملی -

ما سے الجمہور منظور ارل میکینس فیلڈ وزیر اعظم انگلینڈ	مسن احباب احباب - روان بسمارک -
الحبیب مجیب گورنمنٹ انڈ ریسپی	بحمد اللہ ہو انو ہی ہے گوسب و ڈ گلیڈسٹن
مرد و آراجی الی باللہ [illegible] ومبارک - ابن الخیرات گورنمنٹ کابل -	حریفان بادہ ہا خوردند و رفتند ایل گورٹی
اقتدرت بند الامام [illegible] انگلینڈ [illegible] وسد اللہ [illegible]	عزرائیل گو [illegible] [illegible]

راقم [illegible]

بقیہ تیسرا خواب

آئے صاحب اب وہان سے چلے - تھوڑی دور جا کے مجھے پیشاب کی ضرورت ہوئی - اک ذرا توقف کیجیے مین ذرا استنجا کر لون - پھر اسمین توقف کی کیا ضرورت کیا خوب توقف کی ضرورت ہی نہین - ارے صاحب کہین سے پانی لاؤن - ڈھیلا تلاش کرون - تو جب اسمین کچھ دیر ہوگی - دیکھا ہی آزادی کے خلاف ہین اتنے سے کام کو یہ بکھیڑے - انہین دقتون کے لیے تو ہمنے یہ طریقے اوٹھا دیے - لو آؤ ہم تمہین بتائین - آیندہ سے ایسی پر کار بند ہو - یہ کہہ کے آگے سے دو بٹن کھول دیے - اور ذرا تن کے وہ ار لگائی اور جھٹ پٹ پھرتی کے ساتھ پھر بٹن لگا دیے - بس فراغت ہوئی - معقول - میرے دشمن ایسی فراغت کرین - یہ فراغت ہوئی کہ نجاست قول ہوئے - پیچھے مین درگذرا ضبط کر رونگا - قصہ کوتاہ اونکے ساتھ ہو لیا - اب چلتے چلتے شہر کے باہر ایک رستے مین پہونچے - عجب سناٹے کا مقام جہان آدمی نہ آدم زاد - چار طرف ویرانہ ہو کا سکان - اسمین ایک دقبہ نظر آیا جسمین جھاڑ ببول ولایتی نیم - درخت لگے ہوئے بیچ مین ایک بنگلہ دو مین چھپر - ادھر ادھر پڑے ہوئے - جو اول اوپر گر پھرتے ہوئے - برآمدے مین دو ایک کرسیان ٹوٹی ہوئی ایک آدھ تپائی بچھی - اور چند اشخاص اوسی فیشن کے اوسپر رونق بخش غیر غلام گردش مین آیا مگر ہو چکا - ہان ایک بات کہنا بھول گیا - جیسے ہی اوس سبجے مین قدم رکھا - تو اونہین صاحب نے پکار کر مجھسے کہا کہ سنو - اب ہم تمہارا تقریب کرینگے اور یہ سب جنٹلمین ہین - اگر تمنے ذرا بھی کسی بات مین کان ہلائے اگر مگر کی تو ہم سے برا کوئی نہین - تمہاری خیر نہوگی - سمجھے کہ الزام لگا کے سیدھا فوجداری مین چالان کیا جائے گا - سنتے ہی سکتہ ہو گیا کہ لو اور سنو - کہ فرنگی نہین خدا کے غضب سے ڈر - یہ کیسی ہوئی - بیکس ہم تو ہون کے - بہت اچھا - میری کیا مجال - بندہ خوب سمجھتا ہے - آدم برسر مطلب - انکا برآمدے کے قریب جانا تھا - کہ وہی سب یاران طریقت ہر سمت سے -

اور دل بستر گرد ہار تنگ۔ گوڈ ہار تنگ۔ مجھ سے بھی ایک آدھ شخص نے ہاتھ ملا کے جھٹکا جو دیا تو قریب تھا کہ شانہ اوتر جائے۔ ہنوز اسی طرح کرسی پر نہ بیٹھا تھا کہ ایک کتہ غرغر کرکے ہاتھ چاٹنے لگا۔ شامت کی مارے نجس جان کے دوڑ۔ بو کرتا ہوں تو چھاتی پر بیٹھا ایسا ہوتا۔ اچھو رو گردان۔ دہم چت۔ کرسی کے سنت گرنے کو گرا۔ ڈر کے مارے لوٹ لگا کے اوٹھا چاہا کہ بھاگوں دہمیں اوسنے ٹانگ لی۔ پہلے کو پردار پاجامہ تھا کپڑا منہ میں آگیا پھر سے الگ۔ اب منہ پونچھنے کی فکر میں ہوں۔ اور ادھی انچ پکنیچی میں گرتا جو ہوں تو تھوڑی سے ٹیل۔ تمام لہو لہان۔ ڈبل ڈبل خون بہنے لگا۔ ایک اور خیریت ہوئی کہ ادھر تو حاضرین نے شور و غل مچایا۔ ادھر بیٹے دوڑ دوبک کی۔ مارے اوس شبہ اسے جان بچی۔ اور ہنگامہ سن کے صاحب خانہ گھبرائے ہوئے بے تحاشا کنتائی برآمد ہوئے کہ ننگے سر پاجامے کے دو شتے گلے میں پڑے۔ کرتا بھا پڑ جھلا۔ اور ایک بیٹے کے سی کی جوتی بندھی ہوتے کے عوض مرے ہوئے چمگادڑ۔ باؤن میں سب سے پہلے میری طرف ایک آنکھ دبا کے منہ ٹیڑھا کرکے دیکھا۔ سلام کا ہوش اونہیں نہ مجھے۔ خیر سے نیا شخص دیکھ کے پوچھا۔ آپ کا مزاج اچھا بہت خوشی سے رہا۔ جی ہاں ٹھیک تو مزاج اچھا تھا۔ ابھی سگتے نے بڑا حال کر دیا۔ خوشی کیسی یہ کیجئے کہ جان بچ گئی۔ دوبارہ زندگی ہوئی۔ مگر تمام نجس ہوں اور نماز کا وقت قریب ہے۔ بڑی تہذیب سے ہنس ہوں کرکے بیٹھے۔ اور کتا نجس نہیں۔ کون کہتا ہے۔ دیکھو اسکا پاکیزہ عادت۔ اپنے مالک کو پہچانے۔ رات بھر چوکی پہرہ۔ غیر کو دروازے پر پھٹکنے نہ دے۔ چور چکار کیسا۔ اجنبی جیسے ہانس کی بھی سنگری لے۔ جاگتا ہے۔ اسکے باعث غیر آدمی کیا گوشت بھی نہ آسکے۔ قناعت پیشہ اتنا کہ خالی ہڈی چھوڑ کے رہ جائے۔ آپ لوگ بے تعصب مسلمان ایسے ناحق کی بدنامی دیتا ہے جی نہیں تعصب کی کون بات۔ اسے تو خدا اور رسول نے نجس کہا ہے۔ بس خدا رسول کی باتیں رہنے دیجئے۔ خدا رسول کی باتیں ہم خوب جانتے ہیں۔ جتنا مجھے پڑھا۔ آپ نہیں پڑھ سکتے۔ ہمنے کلکتہ کو نو

ہیں امتحان دیا پاس ہوئے۔ کوئی درجہ باقی نہیں ولایت تک ہو آئے۔ آپ بڑی بڑائی پائیں بھی تو کیہہ اللہ پھر آپ کا امتحان اور تجربہ ہمارا سا نہیں ہو سکتا۔ آپ لوگ کہتے ہیں۔ آسمان گول ہے۔ انڈے کے موافق زمین ساکت ہے۔ چاند۔ سورج دن رات گردش کرتے ہیں۔ بہشت بڑا بھاری باغ ہے۔ دوزخ ایک جنگی جیلخانہ ہے۔ گنہگاروں کا۔ پھر شیطان کا بھی وجود ہے۔ وہی آدمیوں کو بہکا کے برے کام کرواتا ہے۔ تقدیر بھی کوئی چیز ہے۔ نماز بے وضو ممکن ہی نہیں۔ پھر وضو میں وہی پرانے ڈھکوسلوں پر چلیں۔ دنیا سے جس قدر قطع تعلق ہو بہتر ہے۔ درویش فقیر بنے رہو۔ جو یہاں تکلیف اوٹھائے گا وہ وہاں راحت پائے گا۔ روپیہ پیسے کی محبت جس کے دل میں ہوگی وہ جہنم میں جلے گا۔ کافر کی تقلید سے کافر ہو جاتا ہے شراب ولایتی اگر دوا دارو کے طریقے سے بھی پیے تو حرام ہے۔ الٹی گردن مروڑی مرغی تو بلا تشبیہ سور مردار کی جگہ ہے۔ جھوٹ جبلت ہے۔ بولو تو گناہ عظیم ہے۔ اسیطرح اور بھی باتیں۔ وغیرہ وغیرہ ولیسے بناتی ہیں تمہیں کبھی فلاح و بہبودی کی صورت نہ دکھائی دے۔ افلاس و مصیبت میں گرفتار رہیں۔ کچھ دنیا میں آنے کا لطف ہی نہ ملے۔ کہ آخر کیوں پیدا ہوئے تھے۔ کیا کیا کچھ نہیں کیا۔ کمایا خاک پتھر خالی نیکیوں کے توڑے امید۔ انشاء اللہ بہت جمع کیے ہیں۔ اور جو کہیں اودھر کا معاملہ بھی خالی گیا تو سیر ہے کہ یہ مزا بھی کہو یا قصہ کوتاہ بادہ آدمی نرالا ہے۔ (استغفراللہ) اور کوئی بات بیچ عقل میں جچتی ہوئی۔ نیچر کے موافق ہوتی تو ہم چھوڑ دیتے۔ ایسے بیوقوف تھے کیا آپ لوگ جنکو خدا انکو اسنے کافر جانتے ہیں۔ دیکھیے ہمارے نام مسلمانوں کے سے ہیں۔ بڑا گوشت ہم کھاتے ہیں۔ خدا سب کا خدا ہے ہمیں اوسکی خدائی کا انکار نہیں۔ رسول بے شک بڑے اچھے شخص۔ سچے خیرخواہ۔ اوس زمانے میں تو ایک ہی تھے۔ لیکن زمانے کی صورت ایک شکل پر نہیں۔ ہمیشہ بدلتی جاتی ہے۔ اسکا رنگ دیکھنا چاہیے عقل بڑی لطیف شے ہے۔ ہر وقت کا مقتضی ہوا کرتا ہے۔ یہ نہیں کہ پرانی لکیر کو

پیٹا کریں۔ اور اپنی عقل کو ذرا دخل نہ دیں۔ خلاف قیاس باتوں کو مانیں۔ نیچر کے خلاف کریں۔ منطقی شرط ہے۔ یہ کوئی دانشمندی کی بات نہیں۔ ایسے ہی خیالات بیجا سے آپ لوگوں کا یہ حال ہے کہ تباہ برباد مارے مارے پڑے پھرتے ہیں۔ کوئی منہ نہیں لگاتا۔ بات نہیں پوچھتا۔ عہدہ روزگار نہیں ملتا۔ کسی کی نظر میں وقعت نہیں ہوتی۔ نیم وحشی کا خطاب دیا جاتا ہے آپ لوگوں کو اسکا بھی شرم نہیں آتا۔ اب یہاں تو شیخی بند۔ پہلے جب گفتگو کی تھی تو ایک آدھ نے نیلی پیلی آنکھوں سے گھورا تھا۔ اوس وقت سے اپنے پیر کا قول یاد تھا۔ جان نکلی ہوئی۔ ہر بات پر۔ جی ہاں درست۔ صحیح فرمایا۔ یوں ہی ہے۔ بہت ٹھیک۔ آمین کچھ شک شبہہ نہیں۔ آمنا و صدقنا۔ صحیح فرمایا۔ بال برابر فرق نہیں۔ اعجاز ہے۔ کرامات ہے۔ (بلا تشبیہ) اچھا اب فرمائیے کہ میں کیا طریقہ اختیار کروں۔ اور مجھے کیا کرنا چاہیے شاباش (انگریزی زبان میں) سنو پہلے ہماری وضع اختیار کرو۔ پرانے خیالات سے ہاتھ اوٹھاؤ۔ انگریزی نہ پڑھ سکو تو فقط انگریزی بولو زمانے کا رنگ دیکھو۔ دنیا کی تلاش میں چاہے دین برباد ہو جائے۔ باشد۔ کچھ پروا کی بات نہیں۔ زندگی میں اپنی راحت مقدم ہے نفس کو تکلیف نہ دینا چاہیے جو دل چاہے کرے مرنے کے بعد پھر کیا کچھ نہیں سب ڈھکوسلا ہے۔ نیکی۔ بدی۔ دوزخ۔ جنت۔ خیالی باتیں ہیں۔ شیطان کیسا۔ (واقعہ میں خدا نہیں آئینہ دکھا دینا) نماز کی پابندی۔ روزے کی مصیبت۔ حج کا دور دراز سفر۔ پھر سوا خرچ فضول کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جہاز کی تکلیف گھاتے ہیں۔ کھانے پینے کی چیز کبھی حرام نہیں۔ اور پھر خوش ذائقہ۔ فائدہ مند۔ سمجھنے کی بات ہے۔ اب کون کہے۔ انہیں خانساماں نے ہاتھ باندھ کے کہا غریب پرور تفن طیار ہے۔ اچھا میز لگاؤ۔ اور میرا ہاتھ پکڑ کے اوٹھاؤ آج تمہیں بھی مسلمان کریں دیکھو تمام ولایت میں اسی طریقے سے کھانا کھاتے ہیں۔ کمرے میں جو گئے۔ میز پر جو دیکھا تو واہ واہ۔ ایک بیانڈی گوشت کا پختہ دو تین آلو اوبلے ہوئے۔ ایک بھی ٹیل پانی سوا انڈا

پانچ چار نان پاؤ کے ٹکڑے - دو ایک پیالیوں مین
نیلا پیلا پانی - باقی خیریت - پیٹ کی کاٹ سے خالی پیٹ
کہانے کی چیز نہین - جو ذکر کرون - اتنے مین سے خیال
مین آیا کہ جیتا بیٹھا ہے - آنکھ اور بھی سامنے آ
اب نہین بچتے - آخر کیا کیجیے - ادہر ادہر دیکھا
پردہ اوٹھا - غڑاپ کمرے کے باہر اور جلدی
مین ایک جوتا اوٹھا - ایک ہاتھ مین لیا - یہ جا وہ جا -
سر پر پانوں رکھ کے بھاگا پیچھے پھر کے دیکھا ہو تو
آنکھین پھوٹین - اور ایسا تیر دم چلا کہ ہرن کی چال
گنے کی ڈپٹ گرد ہوتی تھی - اسمین ایک ٹھوکر جو
لگی منہ کے بل گرا کر دفعتہ آنکھہ کھل گئی - تو یہ شعر
پڑہتا تماسے گئے دو نوجوان کے کام سے ہم نہ ادہر
کے ہوئے نہ ادہر کے ہوئے - نہ خدا ہی ملا نہ وصال
صنم نہ ادہر کے ہوئے نہ ادہر کے ہوئے -
لاحول ولاقوۃ - یہ تو خواب شیطان کی آنت ہو گیا -
اجی جی نہین اب میری جان چھوڑیے - سر مین درد
ہونے لگا - آپ نے امیر حمزہ کی داستان کہنا شروع
کی لیکن یاد رہے نہیں اتنی مختصر کرسی مین بند کرلو
بھلا کیا یاد کرو گے - بھائی یاد رکھو - ان دونون
راستون کو چھوڑو اور بیچ والی سڑک پر سیدھے چلے جاؤ
تم نے چاہا تو منزل مقصود تک پہونچ جاؤ گے -
اور اطاقت [illegible] ابھی نہین سے اب ٹوٹا پڑتا ہے -
اور چلتے پھرتے نظر آیئے -

تار برقیان

۲۹ ستمبر شملہ - معاملات کابل مین سکوت - امیر کا
ارادہ نامعلوم -
دو روسی عہدہ دار کابل مین موجود - تین [illegible] جنرل
امیر جانب [illegible] اور عہدہ دارون کے [illegible] جنرل
کا [illegible] کے [illegible] واپس گئے - مہاراجہ پٹیالہ [illegible]
شملہ پر پہونچ گئے -
سرنویل چمبرلین - اور میجر سینٹ جان کل پہونچ جاینگے -
مشن کا دوسرا ہندوستانی ممبر بھی عنقریب پہونچ جائیگا
تینون گروہون کے کمانڈرون کا تقرر طے ہو گیا -
ہز اکسلنسی صاحب کمانڈر انچیف [illegible] کی فوج مین

اب بھی اس قسم کی تبدیلی کرین - جسکے باعث سے
اوسکا اسٹاف بہت کم ہو جاوے -
یہ خبر جو صحت کے ساتھ بیان کی گئی تہی کہ سرنویل
چیمبرلین - میدان جنگ مین افسر ہونگے مشتبہ ہے -
۲۹ ستمبر - بمبئی - طغیانی کے باعث فوج جیکب آباد سے
قلعہ کی جانب کوچ نہین کر سکتی - یہ فوج ملتان کے
بریگیڈ کے ساتھ شامل ہو جاوے گی -
۲۹ ستمبر - لندن - اگلے ہفتہ مین ایک کیبنٹ کونسل
قرار دی گئی ہے -
لارڈ بیکنسفیلڈ کا مزاج نادرست -
مارننگ پوسٹ اس بات کا موید ہے کہ سینڈہرسٹ کی فوج
کو اضلاع شمال و مغرب کی سرحد پر بطور محافظ کے متعین
کرنا چاہیے -
سینٹ پیٹرسبرگ کے اخبار انگلستان اور افغانستان کے
باہمی تعلقات پر بحث کرتے وقت ہماری مشکلات پر
خوش ہین - اور یہ امید کرتے ہین کہ وہ عہدنامہ برلن
کی تعمیل مین انگلستان کو دخل دینے سے باز رکھینگے -
یورپ کے اخبار نویسون کو علی العموم انگلستان اور
روس کے باہمی تعلقات مین رخنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے
اسکا انکار کیا گیا ہے کہ روس نے امیر کابل کو ترغیب
نامنظوری سفارت انگریزی دی ہے -
یکم اکتوبر - لندن - ڈیلی نیوز لکھتا ہے کہ کابل پر قبضہ
کرنا [illegible] نومبر سے پیشتر ممکن - اگر حملہ [illegible] ہو تو
جلال آباد - گھاٹی جگدلک - و کابل فوراً قبضہ
کر لیا جاوے -
اگر حملہ بہار تک ملتوی رہے تو قندہار کا محاصرہ لازم
شاید روسی انجنیر انہین مدد دین -
روس نے ظاہر کیا ہے کہ مشن روس جو کابل بھیجا گیا
ہے - صرف ایک عمل دوستانہ ہے -

گذارش

جن حضرات نے سال گذشتہ مین قیمت سالانہ اودھ پنچ
پیشگی مرحمت فرمائی تھی وہ ختم ہو گئی - اگر آئندہ خرید
پرچہ منظور ہے بمثل سال گذشتہ پھر اعانت فرمائین -
ورنہ ترسیل اخبار مسدود ہو گی - بعض احباب کا دستور
ہے کہ جب اخبار بند موقوف کر دیا جاتا ہے تو [illegible]
کی شکایت زبان پر لاتے ہین - پہلے سے عام اطلاع
کے واسطے مقدر کو عرض گذار کر دینا ضروری ہوا -

نظر سے ہوش گذرے

سنہ حال کی بھی جلدین طیار ہوتی جاتی ہین -
آئندہ بہ نسبت سال گذشتہ کے بھی قیمت کم کر دیجائیگی
جن حضرات کو درکار ہون اطلاع دین -
یکم جنوری ۱۸۷۹ء کو بھیجی جائیگی -
اسکے ساتھ سال بھی [illegible] چھپے چھپے ہر کے پرچے ہین
۱۰ پرچہ مل سکتے ہین محصول [illegible] ہے -
سالانہ جلد ۱۸۷۸ء - [illegible] محصول [illegible]
المشتہر

لوکل

رت بدلی - سردی چلی - شب کو کسیقدر خنکی ہوتی ہے
آج کل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر مغربی
و شمالی و چیف کمشنر صوبہ اودھ کی آمد آمد کی دھوم
ہے - سنتے ہین - آخر اکتوبر تک رونق افروز ہونگے
اس دفعہ جناب [illegible] صاحب کے
یہان کی رسم [illegible] دہوم دہام سے ہوئی [illegible]
ہے -
محلہ گولہ گنج مین ۵ تاریخ کو رات کے وقت
تاپچند بقال کے یہان چوری ہو گئی - کچھ زیور
اور روپیہ نقد - قریب تین سو کے جاتا رہا -
اوسی تاریخ دن کو ایک نیل گاو حسین آباد کی
سر رستہ زنجیر تڑا کر ایک تماشائی [illegible] کو جو سڑک
پر چلا جاتا تھا - ٹکر ماری - جسکے صدمے سے
[illegible] ہاتھ اوس غریب کی ٹوٹ گئی - اسیطرح اور بھی
لوگون پر حملہ کیا - مگر خیریت گذری - نیل گاو کے [illegible]
ذبح کرنے کا حکم متہم حسین آباد نے دیا - [illegible]
نے [illegible] پولیس [illegible] بہت [illegible]

مطبع شام اودھ واقع لکھنؤ محلہ گولہ گنج
مین محمد سجاد حسین کے اہتمام سے چھپا